68854 ـ كيا ٹھنڈك حاصل كرنے كے ليے غسل كرنے والے پر بھى وضوء كرنا لازم ہے ؟

سوال

اگر مسلمان عام غسل كرے اور وضوء نہ كرے تو كيا وہ اسى طرح نماز ادا كر سكتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص كے ليے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے طريقہ كے پيروى كرتے ہوئے غسل سے قبل وضوء كرنا مستحب ہے.

اگر غسل حدث اكبر مثلا جنابت يا حيض اور نفاس سے كيا جائے اور غسل كرنے والا شخص كلى اور ناك ميں پانى چڑھانے كے بعد پورے جسم پر پانى بہاتا ہے تو يہ وضوء كے ليے كافى ہو گا، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم غسل كرنے كے بعد وضوء نہيں كيا كرتے تھے.

اس كى تفصيل آپ كو سوال نمبر (5032) كے جواب ميں ملے گى آپ اس كا مطالعہ كريں.

ليكن اگر ٹھنڈك كے حصول اور گرمى اور ميل كچيل دور كرنے كے ليے غسل كيا جائے تو يہ غسل وضوء كے ليے كافى نہيں ہوگا.

شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ تعالى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا غسل جنابت وضوء سے كفائت كر جائيگا ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" اگر انسان جنبى ہو اور غسل كرے تو يہ غسل وضوء كے ليے كفائت كر جائےگا، كيونكہ فرمان بارى تعالى ہے:

اور اگر تم جنبى ہو تو طہارت اختيار كرو .

اور غسل كے بعد اسے دوبارہ وضوء كرنا ضرورى نہيں، ليكن اگر نواقض وضوء ميں سے كوئى چيز حاصل ہو اور

غسل کے بعد وضوء ٹوٹ گیا تو اسے دوبارہ وضوء کرنا ہوگا، لیکن اگر وضوء نہیں ٹوٹا تو جنابت کا غسل ہی وضوء سے کفائت کر ےگا، چاہے اس نے غسل سے قبل وضوء کیا ہو یا نہ کیا ہو، لیکن کلی اور ناك میں پانی چڑھانے کا خیال رکھنا ہوگا، کیونکہ وضوء اور غسل میں کلی کرنا ضروری ہے" انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11) سوال نمبر (180).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

کیا غیر مشروع غسل وضوء کے لیے کفائت کر جائیگا ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" غیر مشروع غسل وضوء کے لیے کفائت نہیں کرتا، کیونکہ یہ عبادت نہین " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11) سوال نمبر (181).

شیخ رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

کیا نہانا وضوء سے کفائت کر جائیگا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" اگر تو جنابت کی بنا پر نہایا جائے تو یہ وضوء سے کفائت کرےگا، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر تم جنبی ہو تو طہارت اختیار کرو .

چنانچہ اگر انسان جنبی ہو اور کسی تالاب یا نہر وغیرہ میں غوطہ لگائے اور اس سے جنابت ختم کرنے کی نیت کرتے ہوئے کلی کرے اور ناك میں پانی چڑھائے تو اس سے حدث اصغر اور اکبر دونوں ہی دور ہو جائینگے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے جنابت کے وقت ہم پر طہارت اختیار کرنی واجب کی ہے، یعنی ہم غسل کرتے ہوئے پورے جسم پر پانی ڈالیں.

اگرچہ جنابت کا غسل کرنے والے کے لیے پہلے وضوء کرنا افضل اور بہتر ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شرمگاہ دھونے کے بعد دونوں ہاتھ دھوتے اور پھر نماز کی طرح وضوء فرماتے، پھر اس کے بعد سر پر پانی بہاتے، اور جب جب یہ گمان ہو جاتا کہ ان کی جلد تر ہو گئی ہے تو اس پر تین بار پانی بہاتے اور پھر باقی سارا جسم دھوتے تھے.

لیکن اگر صفائی یا ٹھنڈك کے حصول کے لیے نہایا جائے تو یہ وضوء سے کفائت نہیں کرےگا؛ کیونکہ یہ عبادت میں شامل نہیں، بلکہ یہ عادی اور عام معاملات میں شامل ہوتا ہے، اگرچہ شریعت اسلامیہ نے صفائی اور نظافت کا حکم دیا ہے، لیکن یہ اس طرح نہیں، بلکہ مطلقا صفائی ہے جو کسی بھی چیز میں صفائی حاصل ہو.

بہر حال اگر تو ٹھنڈك یا صفائی کے حصول کے لیے نہایا جائے تو یہ وضوء کے لیے کافی نہیں " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11) سوال نمبر (182).

واللہ اعلم .